دنیا کے تھے جتنے جھوٹے رشتے کی ان کی ہمیشہ تو نے تحقیر
شیرازۂ دین کو اس سے جکڑا قدرت سے ملی تجھے جو زنجیر
گم کردۂ آشیاں پرندے فتراک کے تیرے اب ہیں نخچیر
دی تو نے خودی کی تیغ براں مسلم نہیں اب رہینِ شمشیر
جز ذوقِ یقیں بنایا تو نے تقریر فضول، لغو تحریر
ایوانِ یقین ہل رہا تھا کی تیرے قلم نے اس کی تعمیر
قدرت کے عجیب ہیں کرشمے کہتے ہیں اسی کو دیکھو تقدیر
پالا جو گیا تھا مے کدے میں مسجد[1] میں بنا وہ پیروں کا پیر
نورِ دلِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم مبارک ہے قبر کی جس سے تنویر
سالار کا اپنے اب قدم چوم اصحاب سے ان کے ہو بغل گیر

[1] یعنی لاہور کی شاہی مسجد میں ان کی آخری خوابگاہ تعمیر ہوئی ۱۲

غزل

(جناب الم مظفر نگری)

پھر کہاں یہ سرخوشی ساقی خمار آنے کے بعد لا دئے جا متصل پیمانہ پیمانے کے بعد
کسوتِ مینا میں تو مے صرف موجِ برق تھی بن گئی کچھ اور شے ہونٹوں تک آجانے کے بعد
سازِ الفت بڑھ سکا اب تک نہ سوزِ حسن سے شمع محفل صبح تک جلتی ہے پروانے کے بعد
بیخودیِ غم میں تھے جلوے کئی پیشِ نظر کچھ نظر آتا نہیں اب ہوش آجانے کے بعد
صبر لازم ہے ابھی اے تشنہ کامانِ سرور خم کی باری آئے گی شیشے کے پیمانے کے بعد
شمع محفل کی زباں پر تو صلائے عام تھی کیوں نہ اٹھا کوئی بزمِ غم سے پروانے کے بعد
روزِ اول سے یہی ہے سنتِ بزمِ جنوں صدرِ محفل ہو یہاں دیوانہ دیوانے کے بعد